مٹی ہے یا سونا ہے، اچھی طرح تسلی کرلیں، اس طرح چیز بیچنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے پاس ایک گاڑی ہے، جس کو میں سیل کرنا چاہ رہا ہوں، تو کیا میرے لیے ضروری ہے کہ میں خریدار کو اس کے عیوب سے آگاہ کردوں یا پھر محض اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہے آپ کے سامنے ہے، مٹی ہے یا سونا، آپ ہی کا ہے۔ دیکھ کر خرید لیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایک مسلمان کی خیر خواہی کی نیت سے اگر آپ خریدار کو اس کے عیوب ظاہر کرکے بیچیں، تو اس میں اگرچہ ظاہری منافع کچھ کم ہوں، مگر اللہ پاک کی رضا و رحمت کی صورت میں بہت بڑی دولت ہاتھ آ سکتی ہے، البتہ اگر اس کے عیب ظاہر کرنے کی بجائے خریدار کو محض یوں بول دیا کہ یہ مٹی ہے یا سونا آپ ہی کا ہے، اچھی طرح تسلی کرکے خرید لیں، تو اس سے خریدار کا خیارِ عیب ساقط ہو جائے گا اور اس کو واپسی کا اختیار نہیں رہے گا۔

مسلمان کی خیر خواہی کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے:

"أن النبي صلي اللہ تعالي عليه وسلم قال: الدين النصيحة، قلنا: لمن؟ قال: لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم"

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کی: کس کی خیر خواہی؟ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ، اس کے رسول، ائمۂ مسلمین اور عام مسلمانوں کی۔ (صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 53، مطبوعہ دارالطباعۃ العامرہ، الترکیا)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "عام مسلمانوں کی نصیحت یہ ہے کہ بقدر طاقت ان کی خدمت کرنا، ان سے دینی و دنیا مصیبتیں دور کرنا، ان سے محبت کرنا، ان میں علم دین پھیلانا، اعمال نیک کی رغبت دینا، جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا یہ حدیث بہت ہی جامع ہے۔" (مرآۃ

المناجیح، جلد6، صفحہ 437، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ہر طرح کے عیوب سے براءت کے ساتھ بیع کرنا جائز ہے، چنانچہ مؤطا امام محمد میں ہے:

"قال محمد: بلغنا عن زید بن ثابت أنه قال: من باع غلاما بالبراءة فهو بريء من كل عيب، وكذلك باع عبد الله بن عمر بالبراءة، ورآها براءة جائزة"

ترجمہ: امامِ محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہم تک حضرتِ زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس شخص نے براءت کی شرط پر غلام فروخت کیا، وہ ہر عیب سے بری ہے اور یونہی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے براءت کے ذریعے بیع فرمائی اور آپ اس کو جائز براءت جانتے تھے۔ (مؤطا امام محمد، صفحہ 273، مطبوعہ المکتبۃ العلمیہ)

درر الحکام میں ہے:

"إذا قال البائع للمشتري حين إجراء البيع قد بعتك بغلتي هذه بألف قرش على أن أكون بريئا من دعوى العيب أو قال ذلك القول أو ما يفيده رجل آخر فاشتراها المشتري على هذا الشرط فالبيع صحيح"

ترجمہ: خرید و فروخت کے وقت اگر بائع یعنی فروخت کنندہ نے خریدار سے کہا کہ میں اپنا یہ خچر ایک ہزار قرش کے عوض اس شرط پر بیچتا ہوں کہ میں دعوئ عیب سے بری ہوں یا کسی دوسرے شخص نے یہی بات یا اسی کی مثل کوئی اور بات کہی اور مشتری نے اس شرط پر خرید لیا، تو یہ بیع صحیح ہے۔ (درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد1، صفحہ 348، مطبوعہ دار الجیل)

فتاوی شامی میں ہے:

"صح البيع بشرط البراءة من كل عيب بأن قال بعتك هذا العبد على أني بريء من كل عيب"

ترجمہ: تمام عیوب سے براءت کی شرط کے ساتھ بیع کرنا جائز ہے جیسے کہ کوئی شخص یوں کہہ دے کہ میں یہ غلام (یا کوئی بھی چیز) اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ میں اس کے ہر عیب سے بریئ الذمہ ہوں۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد5، صفحہ 42، مطبوعہ مطبعۃ مصطفی، مصر)

اسی میں مزید ہے:

"ما تعورف في زماننا فيما إذا باع دارا مثلا فيقول بعتك هذه الدار على أنها كوم تراب۔۔۔ فهذا كله بمعنى البراءة من كل عيب"

ترجمہ: جو ہمارے زمانے میں متعارف ہے کہ جیسے مثال کے طور پر کوئی شخص گھر بیچے، تو یوں کہتا ہے کہ میں اس گھر کو (آپ کے ہاتھ) یوں بیچ رہا ہوں کہ گویا یہ مٹی کا ڈھیر ہے۔۔۔ تو یہ سب (باتیں) ہر طرح کے عیب سے براءت کے

معنی میں ہیں ۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد5، صفحہ42، مطبوعہ مطبعۃ مصطفی، مصر)

بہار شریعت میں ہے : ”کوئی چیز بیع کی اور بائع نے کہدیا کہ میں ہر عیب سے بری الذمہ ہوں، یہ بیع صحیح ہے اور اس مبیع کے واپس کرنے کا حق باقی نہیں رہتا ۔ یوہیں اگر بائع نے کہہ دیا کہ لینا ہو، تو لو اس میں سو طرح کے عیب ہیں یا یہ مٹی ہے یا اسے خوب دیکھ لو کیسی بھی ہو میں واپس نہیں کروں گا یہ عیب سے براءت ہے ۔ جب ہر عیب سے براءت کر لے تو جو عیب وقت عقد موجود ہے یا عقد کے بعد قبضہ سے پہلے پیدا ہوا سب سے براءت ہو گئی ۔“ (بہار شریعت، جلد2، حصہ 11، صفحہ688، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-9485

تاریخ اجراء : 04ربیع الاول 1447ھ/29اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net